السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض امام نماز تراویح پڑھاتے ہوئے چار یا اس سے بھی زیادہ رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھادیتے ہیں۔ دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے بھی نہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ یہ سنت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس عمل کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اکثر اہل علم کے نزدیک یہ عمل غیر مشروع بلکہ مکروہ یا حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یہ ہے:

(صلاة اللیل مثنی مثنی) (صحیہ البخاري' ابواب الوتر' باب ماجاء فی الوتر' ح: 990 وصحیح مسلم' صلاة المسافرین' باب صلاة اللیل مثنی مثنی   الخ' ح: 749)

''رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔''

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرع من صلاة العشاء الی الفجر' احدي عشرة رکعة' یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدة) (صحیح مسلم' صلاة المسافرین' باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم   الخ' ح: 736)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے سے فجر تک کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعت پڑھا کرتے۔ ہر دو رکعتون کے بعد سلام پھیر دیا کرتے اور ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔'' (اس مضمون کی اور بھی بہت "سی احادیث ہیں۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ جو مشہور حدیث ہے:

کان) یصلی (من اللیل) اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن' ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن) (صحیح البخاري' التہجد' باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل   الخ' ح: 1147 وصحیح مسلم' صلاة المسافرین' باب) صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم   الخ' ح: 738)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو) چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھیے۔ آپ پھر چار رکعتیں اور پڑھتے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھیے۔''

تو اسے سے مراد بھی یہی ہے کہ آپ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ ایک ہی سلام سے چار رکعتیں اکٹھی پڑھتے تھے کیونکہ آپ سے مروی سابقہ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ دو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ نیز آپ نے خود یہ فرمایا ہے:

(صلاة اللیل مثنی مثنی) (صحیہ البخاري' ابواب الوتر' باب ماجاء فی الوتر' ح: 990 وصحیح مسلم' صلاة المسافرین' باب صلاة اللیل مثنی مثنی   الخ' ح: 749)

''رات کی نماز دو رکعت ہے۔''

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے، نیز اصول یہ ہے کہ بعض احادیث بعض کی تصدیق اور تفسیر بیان کرتی ہیں، لہذا مسلمان کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ تمام احادیث کو قبول کرلے اور مبین کے ساتھ مجمل کی تفسیر کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ213